

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
 زندگی شمع کی صورت ہو خدا یا میری!
 دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے!
 ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے!
 ہو مرے دم سے یو نہیں میرے وطن کی زینت
 جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت
 زندگی ہو مری پروانے کی صورت یارب
 علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب
 ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
 درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا
 مرے اللہ! برائی سے بچانا مجھ کو
 نیک جو راہ ہو اس رہ پہ چلانا مجھ کو

علامہ اقبال کے پہلے مجموعہ کلام بانگِ درا کی نظم نمبر 9، جو انہوں نے 1905ء یعنی آج سے 118 برس پہلے لکھی، کا پہلا مصرع آج کے کالم کا عنوان بنا۔ اس سے پہلے کی تین نظموں کے نام بڑے دلچسپ ہیں اور وہ اپنی آساں بیانی اور سبق آموزی کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہیں۔ ایک مکڑا اور مکھی، ایک پہاڑ اور گلہری، ایک گائے اور بکری۔ اقبال کے تخیلاتی بچے نے یہ تین نظمیں لکھیں یا پڑھیں تو اُس نے موقع غنیمت جان کر اللہ تعالیٰ سے جو مختصر دعا مانگی وہ چھ کمال کے اشعار پر مشتمل ہے۔

اشعار
 کی
 تشریح:
 لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری زندگی شمع کی صورت ہو خدا یا میری!

یہ شعر علامہ محمد اقبال کی نظم ”بچے کی دعا“ سے لیا گیا ہے۔ شاعر اس شعر میں بچے کی زبانی کہتا ہے کہ میرے لبوں پہ یہ دعا خواہش بن کر مچلتی ہے کہ اے اللہ میری زندگی کسی شمع کی مانند بنادے۔

دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے! ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے!
اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے اللہ میری زندگی شمع کی مانند کر دے کہ جیسے شمع روشن ہو کر اندھیروں کو دور کرنے اور اجالے کا سبب بن سکتی ہے ایسے ہی میری ذات کی بدولت اس دنیا کا اندھیرا بھی دور ہو جس جگہ پہ میں چمکوں وہ جگہ روشن ہو جائے۔

ہو مرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت
اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے میرے اللہ میرے وجود سے میرے وطن کو بھی ایسے ہی خوبصورت بنا جیسے کہ کسی پھول کے وجود سے باغ کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔
زندگی ہو مری پروانے کی صورت یارِ بعلم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب
اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے میرے رب میری زندگی کو کسی پروانے کی مانند بنادے۔ پروانہ جسے کسی شمع سے محبت ہوتی ہے اور وہ اس کے قدر منڈلا کر اپنی جان دے دیتا ہے ایسے ہی مجھے علم کی شمع سے محبت ہو جائے۔
ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا
اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے میرے اللہ میری زندگی کا ایک مقصد متعین کر دے اور وہ مقصد غریبوں کی حمایت کرنا ہو اور مجھے درد مندوں اور ضعیفوں سے محبت ہو۔
مرے اللہ! برائی سے بچانا مجھ کو نیک جو راہ ہو اس رہ پہ چلانا مجھ کو
اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے میرے اللہ مجھے برائی سے بچانا اور جو نیکی کا راستہ ہو مجھے صرف اسی رستے پہ چلنے کی توفیق عطا کر۔